REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

87

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۸ وفا ۱۳۳۶ ہش | ۲۸ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۷۷

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۷ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ سانس کی تکلیف اور ضعف ہے۔ آپ تین چار دن کے واسطے بغرض علاج لاہور تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب ان کی صحت وشفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کے متعلق کل لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اب ان کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

پاکستان اپنی آزادی اور سالمیت کو ہر قیمت پر برقرار رکھے گا

وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی کی تقریر

نیویارک ۲۷ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے۔ کہ پاکستان اپنی فوجی قوت بڑھانے کے لئے کافی رقم خرچ کر رہا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی طرف سے پاکستان پر حملہ ہو۔ تو وہ آسانی سے اس کا دفاع کر سکے۔ انہوں نے کہا پاکستان کی فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں سے ہے۔ اور اس کے سپاہی مادر وطن کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا پاکستان کو امریکہ کی شکل میں ایک بہترین دوست مل گیا ہے۔ جو ہمیں جارحیت کے مقابلہ کے قابل بنانے کے لئے معقول امداد دے رہا ہے انہوں نے کہا ہم نے امریکہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ ہم اپنی فوجی طاقت کو جارحانہ مقاصد کے لئے قطعاً استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کا استعمال صرف اپنی حفاظت اور جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کے لئے ہوگا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے آپ کو امن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ لیکن ہم اپنی آزادی اور سالمیت کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں گے وزیر اعظم پاکستان "موجودہ عالمی حالات میں پاکستان کا مقام" کے عنوان پر امریکہ کی خارجہ پالیسی کی انجمن اور عالمی امور کے مرکز سے خطاب کر رہے تھے۔

متبادل نہروں اور آبی ذخائر کی تعمیر کے اخراجات

بھارت سے پیشگی وصول کئے جائیں گے

کراچی ۲۷ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے واشنگٹن میں نہری پانی کے جھگڑے پر بات چیت کرنے والے اپنے وفد کو ہدایت بھجوائی ہے کہ اگر بھارت مغربی پاکستان میں متبادل نہروں اور پانی کے ذخائر وغیرہ کی تعمیر کے اخراجات برداشت کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ تو اس سے تمام رقم پیشگی اور ڈالر یا پونڈ کی شکل میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ تاکہ سمجھوتے کی صورت میں پاکستان متبادل نہروں اور آبی ذخائر کی تعمیر کے لئے ضروری سامان غیر ملکوں سے فوری طور پر خرید سکے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کو یہ خدشہ ہے۔ کہ اگر بھارت سے یہ رقم پیشگی وصول نہ کی گئی۔ تو بعد میں وہ اسے ان بقایاجات میں سے وضع کرنے کا مطالبہ کرے گا۔ جو تقسیم کے بعد سے پاکستان پر واجب الادا بیان کی جاتی ہیں۔

مشرقی پاکستان کے ریونیو منسٹر

مسٹر محمود علی کابینہ سے علیحدہ کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۲۷ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعلےٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمٰن خان کے مشورہ پر گورنر مشرقی پاکستان نے مسٹر محمود علی کو کابینہ کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ مسٹر محمود علی گنا منتری دل کے لیڈر ہیں۔ اور ان کی پارٹی نے مولانا بھاشانی کی کنونشن میں شرکت کی تھی۔ وزیر اعلےٰ نے مسٹر محمود علی کو علیحدہ کرنے کے لئے گورنر کو جو خط لکھا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ میں مسٹر محمود علی کی سرگرمیوں اور ان کے حالیہ رویہ پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کا کابینہ میں شامل رہنا ملکی مفاد کے لئے نقصان دہ ہے۔

لائل پور میں انفلوائنزا کی شدت

ایک ہفتہ کے لئے ملیں بند کر دینے کی سفارش

لائل پور ۲۷ جولائی۔ انفلوائنزا کی وبا اب لائل پور شہر میں بھی بڑی شدت سے پھیل رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وبا کا سب سے زیادہ زور فیکٹری ایریا میں ہے محکمہ صحت کے حکام نے ضلعی حکام کو ایک ہفتہ کے لئے ملیں بند کر دینے کی سفارش کی ہے۔

لاہور میں تعلیمی ادارے مزید پندرہ دن تک بند رہیں گے

لاہور ۲۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اپنے ایک حکم کے ذریعہ لاہور کارپوریشن اور چھاؤنی کی حدود میں تمام تعلیمی اداروں کو مزید پندرہ روز تک بند رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ حکم انفلوائنزا کے دوبارہ پھیلنے کی بناء پر دیا گیا ہے۔ دریں اثناء سالِ سینئر میڈیکل سٹوڈنٹس سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ لاہور میں انفلوائنزا کے ہنگامی مرکزوں میں طبی خدمات سرانجام دیں۔ کل محکمہ صحت کے افسروں کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت وزیر صحت خان خداداد خان نے کی۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ ہیلتھ سنٹر اتوار کو بھی کھلے رہیں گے اور ہنگامی دنوں میں محکمہ صحت کے عملہ کو رخصت نہیں دی جائے گی۔

پشاور میں سردار عبدالرشید جلسہ عام سے خطاب کریں گے

پشاور ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید خان پشاور میں اپنے قیام کے دوران چوک یادگار میں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خان صاحب کریں گے۔

رہتک میں ہندی کے لئے ایجی ٹیشن

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ مشرقی پنجاب میں ہندی کے تحفظ کے لئے جو ایجی ٹیشن شروع ہے۔ اس کے منتظمین نے ۳۰ جولائی سے رہتک میں بھی اپنی سرگرمیاں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۷ء

سلطان سعود کا اعلان

اس وقت مسلمان اقوام کے سامنے دو اہم سوال درپیش ہیں۔ ایک سوال سیاسی حیثیت سے یہ ہے کہ مسلمان اقوام کو کس طرح وقار سے زندہ رہنا ہے۔ اور دوسرا سوال خالص اسلام کے نقطۂ نظر سے یہ ہے کہ کس طرح نہ صرف اسلام کو عیسائیت اور الحاد کی زد سے بچانا ہے بلکہ کس طرح اس کو دنیا میں غالب کرنا ہے

یہ دونوں سوال دراصل ایک ہی سوال کے دو پہلو ہیں۔ دنیا کا ایک معتدبہ حصہ ایسا ہے جس میں مسلمان بکثرت آباد ہیں۔ اس حصۂ دنیا کا ایک وسیع قطعہ ارضی ایسا ہے جو بظاہر سیاسی لحاظ سے بھی مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ لیکن مسلمانوں کی کثیر تعداد ایسی بھی ہے جو روس برطانیہ وغیرہ اور دیگر مغربی ممالک کے یا تو براہ راست قبضہ میں ہے اور یا مختلف مغربی ممالک کے زیر اثر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن اسلامی ممالک پر خالص مسلمانوں کا قبضہ ہے وہ بھی ایک بڑی حد تک مغربی سیاست کے حلقہ غلامی سے بالکل آزاد نہیں ہیں۔

اس طرح خالص سیاسی نقطۂ نظر سے یہ سوال اہم ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو مغرب کے سیاسی جوا سے کس طرح بچایا جائے اور کس طرح یہ ممالک سیاسی لحاظ سے آزادی حاصل کرنے اور اس کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ سوال مسلمان اقوام کے سیاسیئین کے حل کرنے کا ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام اسلامی دنیا میں نئی سیاسی بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔

گذشتہ حج کے موقعہ پر شاہ سعود نے مختلف مسلمان اقوام کے معززین کو ایک دعوت میں مدعو کیا اور ایک تقریر میں اس موضوع پر بھی روشنی ڈالی آپ نے اعلان فرمایا کہ

"اسلامی ممالک جن تکلیف دہ حالات میں محصور ہیں ہم ان سے آنکھیں نہیں بند کر سکتے ہم کوشاں رہیں گے کہ ان کی مشکلات ختم ہوں ہم متحد و متفق ہو کر زندگی بسر کریں گے"۔

جن مشکلات میں اسلامی ممالک مبتلا ہیں الاعتصام نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے

اسلامی ممالک جن مشکلات و مصائب کا شکار ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ دنیا کے دونوں بلاک ان پر گدھوں کی طرح منڈلا رہے ہیں۔ اب صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ ان کو عملاً دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ان کی طاقت اور ان کا اثر و رسوخ پہلے ہی اتنا زیادہ نہیں تھا۔ اب تو اس پر اور بھی ضرب لگا دی گئی ہے۔ الجزائر کو فرانس نے بالخصوص اپنے ستم کا نشانہ بنا رکھا ہے اور اب تک کئی لاکھ الجزائری موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ — خدا کرے سلطان سعود کا یہ اعلان موثر ثابت ہو، اور اسلامی ممالک کے حق میں ان کی کوششیں بار آور ہوں۔

جو کچھ الاعتصام نے لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے حقیقی محب وطن سیاسیئین یہی جذبات رکھتے ہیں جو سلطان سعود نے ظاہر کئے ہیں۔ مگر جیسا کہ الاعتصام نے بھی اشارۃً کہا ہے اسلامی ممالک مادی قوت کے لحاظ سے اتنے کمزور ہیں کہ مغربی اقوام کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ کوشش کرنا بے شک ضروری ہے اور اگر لگاتار دل جما کر اسلامی ممالک کوشش جاری رکھیں اور باہم متحد ہو جائیں تو تھوڑے ہی عرصہ میں مغربی یورش کے خلاف ایک مضبوط محاذ بنا سکتے ہیں۔ اس لئے جو اقدامات اسلامی ممالک کے لیڈر اسلامی ممالک کے سیاسی وقار کو قائم کرنے کے لئے کر رہے ہیں وہ نہایت ضروری ہیں لیکن یہ کوششیں اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہیں۔ جب تمام اسلامی ممالک اپنے اندرونی معاملات کو بھی عقلمندی سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مغرب کا حملہ صرف باہر سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اسلامی ممالک کے اندر سے بھی ان پر حملہ کر رہا ہے۔ دراصل یہ حملہ اتنا سخت ہے کہ بیرونی حملہ اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا مغرب کو جتنا فائدہ پہنچ رہا ہے وہ ہمارے اندرونی انتشار کی وجہ سے پہنچ رہا ہے اور اگر آج ہمارے اندرونی حالات مستحکم ہو جائیں تو چند ہی سالوں میں مغرب ناکام بنا کر رکھا جا سکتا ہے۔

یہ تو سیاسی پہلو ہے اب خالص اسلامی پہلو کو لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان بھی کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور مشکل یہ ہے کہ یہ مختلف مذہبی فرقے ذرا ذرا سی بات پر باہم سر پھٹول پر آمادہ ہو جاتے ہیں یہ نہیں کہ ہمارے اہل علم حضرات دنیا کے حالات سے ناواقف ہیں مگر وہ پہلے عقائد ہی کی جنگ لڑنا چاہتے ہیں۔ ہر فرقہ کی ذہنیت یہ ہے کہ بالجبر باقی تمام عقائد کا قلع قمع کیا جائے۔ اور اس کو وہ تبلیغ سمجھتے ہیں۔ اس کے برخلاف اسلام پر حملہ آور طاقتیں عیسائیت اور الحاد منظم ہیں۔

اصل بات تو یہ ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کے لئے سیاسی سوال اتنا اہم نہیں ہونا چاہیئے جتنا خود اسلام کا سوال ہے لیکن تعجب ہے کہ ہمارے دینی اہل علم حضرات بھی اسلام کے متعلق آج صرف ملکی سیاسی نقطۂ نظر سے سوچتے ہیں۔ اسلام یہودیت وغیرہ مذاہب کی طرح کسی قوم کا دین نہیں ہے بلکہ یہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے پیغام ہے۔ لیکن ہم اس کو قومی رنگ دے رہے ہیں اور اس کو سیاسی اقتدار کا مرہون بنا رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہے جیسا کہ الاعتصام نے اشارہ کیا ہے۔ سیاسی لحاظ سے اسلامی ممالک مغربی ممالک سے دبے ہوئے ہیں مگر ہمارے دینی اہل علم حضرات اپنے اپنے ملک کے سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں اگر سیاسی نقطۂ نظر ہی ضروری ہے تو اسلام کے متعلق سوچنے والی بات یہ تھی کہ مغرب کے بے پناہ حملہ کو کس طرح روکا جائے ایک غور کرنے والا انسان سمجھ سکتا ہے کہ اہل علم حضرات کو جو اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں۔ چاہیئے تھا کہ بجائے اپنے ملک میں اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوششوں کے اسلام کی تعلیمات کے اسلحہ سے لیس ہو کر عالمگیر پیمانہ پر مغرب پر حملہ آور ہوتے۔ اور اس کے انسانی ذہن کے پیدا کردہ سائنسی اور فلسفیانہ نظریات کی دھجیاں بکھیر دیتے اور انہیں اسلام کا حلقہ بگوش کر لیتے

جو کچھ اسلامی ممالک کے نیک دل اور محب وطن سیاسیئین کر رہے ہیں وہ بجائے خود قابل قدر ہے اور سلطان سعود کا اعلان ایسا ہے کہ اس پر اسلامی ممالک کو عمل کرنا چاہیئے۔ لیکن اس جنگ میں ہمارے دینی اہل علم حضرات بہت اہم اور فیصلہ کن پارٹ ادا کر سکتے ہیں۔ جو وہ نہیں کر رہے بلکہ افسوس ہے کہ وہ اسلامی سیاسیئین کی رہنمائی کرنے کی بجائے اسلامی ممالک کی سیاسی اور معاشرتی جدوجہد میں مخل ہو رہے ہیں۔

ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں پہلی احمدیہ مسجد کے افتتاح پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی تقریر

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو تمام شعبہ ہائے حیات میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے اور دُنیا میں حقیقی امن و سلامتی کے قیام کا ضامن ہے

ہمیں توقع ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس ملک میں بلکہ پورے یورپ میں نُورِ اسلام کو پھیلانے کا ایک مرکز ثابت ہوگی۔

ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کا موقعہ ہے۔ کیونکہ آج بعد دوپہر ہم یہاں ہیمبرگ میں پہلی مسجد کے افتتاح کی تقریب منانے کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ جمہوریہ مغربی جرمنی کے لئے عموماً اور اس قدیم اور عظیم شہر کے لئے خصوصاً نہایت مبارک گھڑی ہے۔ اس شہر میں جو نہ صرف جرمنی بلکہ تمام شمالی مشرقی یورپ میں تجارتی خوشحالی کا مثالی نمونہ رہا ہے مسجد کی تعمیر اور اس کا افتتاح اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام کا پیغام جرمنی کے عوام تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ ملک کو اپنی برکات سے مستفیض کرتا رہے گا۔

یہ پیغام کیا ہے؟ اسلام کے معنے ہیں سلامتی اور تسلیم و رضا یہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ انسان زندگی کے تمام شعبوں اور اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی یعنی اسکے قانون کی پابندی کے ذریعہ سے امن و سلامتی کا اکتساب کر سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا تصور ہے جس کے بارے میں آج کے حالات میں بحث تو کجا ذرا بھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ بشرطیکہ اس کے صحیح مفہوم کا ادراک کیا جائے۔ اور اس کو واضح طور پر سمجھ لیا جائے۔

اسلام باقاعدگی اور توازن کے ذریعہ امن کا علمبردار ہے۔ قرآن کریم جو پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۲۳ سال کے عرصہ میں وحی کے ذریعہ نازل ہوا ہے۔ بار بار ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کراتا ہے کہ یہ کائنات ان قوانین کی باقاعدہ پابندی کرنے سے جو اسکے لئے مقرر ہیں انسان کے لئے مفید اور مسخر کی گئی ہے۔

یہ کائناتی قوانین بھی الٰہی قوانین کا ہی حصہ ہیں۔ ان قوانین کا مطالعہ اور مشاہدہ نہ صرف زندگی کے مادی پہلو کے لئے ہی باعث ترقی ہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی قوانین کے فہم و ادراک میں بھی اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہمیں بار بار قدرت کے قوانین اور مظاہر کے عمل و حرکت پر غور کرنے سوچنے اور فکر کرنے کے لئے ہدایات دی گئی ہیں۔ تاکہ ہم اخلاقی اور روحانی قوانین کا واضح اور صحیح تصور حاصل کر سکیں۔

نیچر اللہ کے قوانین یا دوسرے الفاظ میں سائنس اور ٹکنالوجی کا مذہب سے تصادم تو الگ رہا۔ اسلام تو دونوں میں باہم تطبیق پیدا کرتا ہے اور انسان کو ہر پہلو سے بہتر سے بہتر زندگی گزارنے کے لئے میدان بہم پہنچاتا ہے۔

وقت کی قلت اور تقریب کے تقدس کے پیش نظر جو ہمارے یہاں جمع ہونے کا باعث ہوئی ہے۔ میں آج اسلام کے صرف ایک دو نمایاں پہلوؤں کی طرف توجہ دلانے پر اکتفا کروں گا۔

اسلام کی بناء اللہ تعالیٰ کی توحید پر ہے جو کائنات کا خالق پالنے والا اور محافظ ہے۔ اور جو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان دائمی تعلق قائم رکھتا ہے۔ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان جس میں انسان بھی شامل ہے یہ تعلق دائمی۔ فعال اور بلا واسطہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کوئی درمیانی واسطہ دار نہیں ہے۔ نتیجۃً اسلام میں برہمنزم کا وجود نہیں۔ ہر انسان اس سے بلاواسطہ ذاتی تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ یہ تعلق اس معنے میں دائمی اور بغیر روک کے ہے۔ کہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ البتہ صرف انسان کی جانب سے اس کی ضرورت اور امکان سے غفلت اور بے توجہی سے ہی اس میں روکاوٹ آ جاتی ہے۔ ہم میں سے ہر انسان کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔ لیکن داخلہ ہماری بصیرت ظرف اور سعی پر منحصر ہے۔

توحید باری تعالیٰ کے تصور سے تمام انسانوں کی اخوت اور مساوات کی طرف براہ راست راہ نمائی ہوتی ہے۔ یہ ایسا تصور ہے جس کا مظاہرہ مسلمانوں نے اپنے عروج و زوال دونوں زمانوں میں کیا ہے۔ اسلام میں رنگ۔ نسل۔ خاندان۔ درجہ اور دولت کے امتیازات انسان کے شرف کا تعین نہیں کرتے بلکہ اس کا تعین اس پاکیزگی اور تقوےٰ سے کیا جاتا ہے۔ جو اپنی زندگی اور کردار میں وہ حاصل کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک تمام انسان بھائی بھائی ہیں۔ لیکن یہ برادرانہ رشتہ صرف اللہ تعالیٰ کی توحید کے مشترکہ تعلق سے ہی مکمل طور پر بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ اس میں کوتاہی ہو تو یہ محض بے اثر نظریہ اور دعا ہی بنکر رہ جاتا ہے۔ جس کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں ہر انسان میرا بھائی ہے۔ کیونکہ وہ میرے خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اس کا پرستار ہے۔ گویا ایک معنے میں وہ اس کا سفیر ہے۔ اس تصور کو ہی عملی جامہ پہنانے سے وہ میرا ایسا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ دن نزدیک ہیں جب سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہوگا جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے، کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی"۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۸)

بھائی بن سکتا ہے۔ جس کی بطور بھائی کے توقیر اور عزت ہونی چاہیئے۔

انسان پر اللہ تعالےٰ اپنی رضا کا اظہار قدیم سے اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ کرتا چلا آیا ہے جو نبی اور رسول کہلاتے ہیں۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی وحی اور تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے۔ ایسے بندگان حق اور رسولوں میں سے اکثر کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت زکریاؑ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ ہم ان سب کی راستبازی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے واسطے پیغمبر بن کر آئے جن کا کام بنی اسرائیل کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو موسوی شریعت کی حقیقی روح اور مطلب سے آشنا کرنا تھا۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کو بدنامی کی موت مارنے کی کوشش کی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو بچایا اس طرح آپ اسرائیل کے ان کھوئے ہوئے قبیلوں کو اپنا پیغام پہنچانے کے قابل ہو گئے۔ جو اس علاقہ میں بکھر گئے تھے۔ جسے آج کل مشرق وسطیٰ کہا جاتا ہے

حالیہ تحقیقات اور ایسے آثار کا سائنٹفک طریقوں سے جائزہ لینے سے جو میسر ہوئے ہیں۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ اس حقیقت کا ثبوت بہم پہنچ رہا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی تھی بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسی موت کی ذلت سے بچا لیا تھا اور آپ کھوئے ہوئے اسرائیلی قبیلوں میں اپنا مشن پورا کرنے کے لئے اس علاقہ میں آ گئے۔ جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو خبردار کر دیا تھا کہ وہ فی الوقت پوری سچائی کو نہیں پا سکتے بلکہ ان پر پوری سچائی کا انکشاف سچائی کی روح کے ذریعہ ہوگا۔ جو اپنی طرف سے نہیں کہے گا۔ بلکہ وہی کہے گا۔ جو اس کو (خدا تعالےٰ کی طرف سے) حکم دیا جائے گا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کہ اللہ تعالےٰ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ علیہ السلام کی طرح کا نبی برپا کرے گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا۔ دونوں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت میں پوری ہو گئی ہیں۔ اس طرح پوری سچائی اس کلام میں بیان کر دی گئی ہے جو اللہ تعالےٰ نے آپؐ کے منہ میں ڈالا۔ اور جو قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔

اسلام نہ صرف محدود معنی میں ایک مذہب ہے۔ جو صرف عبادات رسومات اور شعار کو قائم کرتا ہے بلکہ وسیع ترین معنی میں یہ ایک لائحہ حیات بھی ہے۔ جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے نظم و توازن کے لئے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ تخلیق۔ کائنات اور انسانی ہستی کا مقصد بیان کرتا ہے اور ایسے ذرائع بتاتا ہے۔ جن سے اس مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اسلام ایمان کی بنیاد عقل پر رکھتا ہے نہ کہ محض تحکم پر۔ اس غرض کے لئے یہ نہ صرف ہدایت دیتا ہے بلکہ ان کی فلاسفی اور حکمت کو بھی بیان کرتا ہے۔ تاکہ عقل اور ذہانت اس طرح مطمئن ہو اور انسان ہدایت پر دلی شوق سے عمل پیرا ہوں۔

اسلام کا پیغام عالمگیر ہے یہ ہر انسان کو دعوت دیتا ہے اور ہر ایک کا خیر مقدم کرتا ہے تاکہ انسان بلا امتیاز اس دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح حاصل کرے۔

ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہیمبرگ کی اس پہلی مسجد کو اور جیسا کہ ہمیں یقین ہے اس کے نتیجہ میں جو مساجد تعمیر ہوں انہیں اپنے اس حقیقی نور کا مرکز بنائے جو اس عظیم ملک کے طول و عرض میں پھیل جائے اور اس ملک کے لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی حقیقی عبادت کی طرف کھینچے تاکہ وہ تمام اعمال اور زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ تعالےٰ سے برکت پائیں اور یورپ کی دیگر اقوام کے لئے "پوری سچائی" قبول کرنے کے لئے ہراول کا کام دیں۔

اسلام میں مسجد اللہ تعالےٰ کا حقیقی گھر سمجھی جاتی ہے۔ جہاں تمام مخلوق بلا امتیاز آزادی سے داخل ہو کر اپنے خالق کی عبودیت میں اطمینان اور تسکین کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔

یہ درست ہے کہ مسجد کی اولین غرض یہ ہے کہ یہاں نماز ادا کی جائے اور اس میں اسلامی قوم کے مرکز ہونے کے لحاظ سے جو کام ضروری ہیں سرانجام دئے جائیں۔ مگر ہماری خواہش ہے کہ اس امر کو واضح کر دیں کہ مسجد کے دروازے تمام۔ ایسے بندگان خدا کے لئے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اسکے ساتھ سلامتی اور عجز کی روح سے تعلق پیدا کرنے کی جستجو کرتے ہوں۔ ہم امید کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ یہ مسجد ان تمام کاموں کے لحاظ سے جو اس میں یا اس کے تعلق میں کئے جائیں۔ یہ چاروں طرف ہر شعبہ حیات پر الٰہی نور پھیلانے کا مرکز بنے۔ آمین

ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام احباب کی جدوجہد کو جنہوں نے کسی رنگ میں حصہ لیا ہے شرف قبولیت عطا کرے اس تعلق میں میں چاہتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ذکر خاص طور پر کروں جن کی لگاتار دعاؤں اور پیہم توجہ کے بغیر یہ منصوبہ تکمیل نہ پاتا۔ پھر ہمارے بھائی مولوی عبد اللطیف صاحب ہیں اور ہمارے نہایت عزیز دوست مسٹر ناک ہیں جنہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام کیا ہے ان دونوں بزرگوں نے ہی ان تھک دوڑ دھوپ اور خلوص دل سے اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب پر اپنی برکات کی بارش کرے۔ آمین۔

میں جماعت احمدیہ کی ہدایات کے بموجب مسجد کا افتتاح کرتا ہوں۔

لاہور کے احباب

روزنامہ الفضل سید محمد سعید سلیم صاحب ایجنٹ الفضل۔ دار التجلید۔ اردو بازار۔ لاہور سے لے سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

بعض جماعتیں انتخابات عہدیداران بھجواتے وقت موصیوں کے نمبر تحریر نہیں کرتیں۔ جن جن جماعتوں کے انتخابات ابھی تک نہیں ہوئے۔ وہ جلد از جلد انتخابات کروا کر بھجوائیں اور منتخب شدہ عہدہ داروں کے وصیت نمبروں سے بھی مطلع کریں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ)

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶۔ ۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب نوٹ فرما لیں۔ اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں۔ وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کریں۔ فقط والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ)

جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت

(از مکرم عبدالمنان صاحب ناشاد واقف زندگی)

قسط نمبر ۲

(۵)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق" (حمامۃ البشریٰ ص ۳۴)

کہ مسیح موعود یا اس کے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ دمشق کی طرف جائے گا۔ اس عبارت میں حضور علیہ السلام نے صاف لکھ دیا ہے۔ کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے۔ صرف ایک ہی خلیفہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ خلفاء جمع کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور یہاں پر شخصی خلافت کا ذکر ہے کسی انجمن کا نہیں کہ جس کے کئی ممبر ہونگے اور وہ خلیفۃ المسیح ہو گی اور سفر کرکے دمشق کی طرف جائے گی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی اس بیان فرمودہ پیشگوئی کے مطابق نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دمشق کی طرف تشریف لے گئے اور نہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ گئے۔ ہاں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مذکورہ پیشگوئی کو پورا فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ :

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر بیٹھتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا کہ جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔"

(رسالہ الوصیت ص ۶)

پھر حضور لکھتے ہیں :۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔"

(رسالہ الوصیت ص ۷)

پھر حضور فرماتے ہیں :۔

"میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہو۔"

(رسالہ الوصیت)

حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا عبارتوں میں یہ امر بیان فرمایا ہے کہ قدرت اولیٰ انبیاء ہوتے ہیں اور قدرت ثانیہ خلفاء ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بیان فرمائی ہے۔ اور حضور کا اس وصیت میں یہ اظہار کرنا مقصود ہے کہ میں خدا تعالےٰ کا نبی اور اس کی قدرت اولےٰ کا ظاہر کرنے والا ہوں اور میرے سلسلہ کی ترقی قدرت ثانیہ کے اور مظہروں یعنی خلفاء کے ذریعہ ہو گی۔ اور جس طرح پہلے انبیاء کے بعد سلسلہ خلافت جاری رہا۔ جماعت احمدیہ میں بھی قدیم سنت کے مطابق خلیفے آتے رہیں گے جس طرح کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قدرت ثانیہ شخصی خلافت کے ذریعہ ظاہر ہوئی اور اس کا اظہار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وجود مسعود سے پہلی دفعہ ہوا۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔ وہ قدرت ثانیہ ایسی چیز ہے جو حضور کی موجودگی میں قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ آپ کی وفات کے بعد جلوہ گر ہو گی۔ انجمن تو حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی میں خود اپنے ہاتھوں قائم کی تھی اس لئے وہ قدرت ثانیہ نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ حضور نے فرمایا۔ "قدرت ثانیہ نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں"۔ پس وہ شخصی خلافت ہی قدرت ثانیہ ہے جس کے متعلق حضور نے اپنی وفات کے بعد آنے کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اسی قدرت ثانیہ کا ظہور پہلی دفعہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات سے ہوا۔ اور اہل پیغام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی وصیت کے مطابق حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ ہی کو قدرت ثانیہ کا مظہر اول اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ تسلیم کرتے رہے ہیں۔

پس جب قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر گذر چکے ہیں تو دوسرے مظہر کا ظہور بھی اسی طرح ضروری ہے۔ پھر تیسرے کا پھر چوتھے کا علیٰ ہذا القیاس۔

پس جب قدرت ثانیہ کا مظہر ایک وجود حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ جلوہ گر ہو چکا ہے تو ان کے بعد قدرت ثانیہ کی دوسری مظہر انجمن ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جس کے کئی ممبر ہیں۔ بلکہ پہلے مظہر کی طرح اسی رنگ میں ایک وجود کھڑا ہونا ضروری ہے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پورا ہو کہ "میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔ یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد پہلی مرتبہ تو قدرت ثانیہ کا مظہر ایک وجود ہو گا پھر اس کے بعد انجمن اور سوسائٹیاں قدرت ثانیہ کا اظہار کریں گی اور خلیفہ کا کوئی وجود نہ ہو گا۔

(۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالےٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا۔ کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے ...... ایک الہام میں اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ حضور فرماتے ہیں رسول اور مشائخ کی وفات کے بعد دنیا پر ایک زلزلہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کی اصلاح و استحکام ایک خلیفہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے پھر حضور فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے اور اللہ تعالےٰ نے کئی الہامات میں حضور کو رسول سے بھی خطاب فرمایا ہے۔ جب آپ رسول نبی اور شیخ کے عہدہ پر قائم ہیں تو ضروری ہے کہ حضور کے مذکورہ قاعدہ کے مطابق حضور کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری ہو۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

مسمی رحمت اللہ ابن محمد عبداللہ صاحب چک نمبر ۱۰۸ ج ب تلونڈی ضلع لائلپور تقریباً سولہ دن سے گم ہے۔ رنگ کالا سر چھوٹا جسم مضبوط۔ قد ۵ فٹ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے کھدر کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پہ اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

حمید قریشی کلرک دفتر امانت ربوہ

قائدین اضلاع — اور — نظام خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے نظام کو مضبوط بنانے اور مجالس کو بیدار کرنے کی خاطر اور قریب سے ان کی نگرانی رکھنے کے لئے ضلع وار نظام قائم کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ضلع وار قائدین اپنے چھوٹے دائرہ میں مجالس کا بار بار دورہ کر کے انہیں بیدار مستعد رکھیں گے۔ اور مرکز کو اپنی رپورٹ بھجواتے رہیں گے۔

ابھی تک یہ نظام پوری طرح کامیاب نہیں ہوا۔ یعنی قائدین اضلاع نے پوری توجہ سے اپنے فرائض کو ادا کرنا شروع نہیں کیا جس کی وجہ سے مرکز کو انسپکٹر ان کے ذریعے مجالس کا معائنہ کروانا پڑتا ہے اور بجٹ کی تشخیص کرنی پڑتی ہے۔ اگر ضلعوار نظام اپنے فرائض کو پوری مستعدی سے ادا کرے تو مجلس خدام الاحمدیہ بہت سے غیر ضروری اخراجات سے بچ سکتی ہے۔ حقیقت میں مرکز کے چھوٹے سے دفتر کے لئے چار پانچ سو مجالس کی باقاعدہ نگرانی بہت مشکل ہے۔ یہ کام قائدین ضلع ہی کے ذریعہ صحیح طور پر ہو سکتا ہے۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین اضلاع کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں گے۔ اور اس بارہ میں اپنی ماہانہ رپورٹ بھجواتے رہیں گے۔

۱۔ کیا ان کے ضلع کی جملہ مجالس اپنی رپورٹیں مرکز میں بھجوا رہی ہیں یا نہیں۔

۲۔ کیا ان کے ضلع کی جملہ مجالس میں مختلف چندوں کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کا پورا انتظام ہے یا نہیں۔ کیا وصول شدہ چندہ مقامی طور پر روکا یا خرچ تو نہیں کیا جاتا۔

۳۔ کیا ان مجالس میں خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو رہا تو انہوں نے اس بارہ میں کیا کوشش کی۔

۴۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے کس کس مجلس کے دورے کئے اور کرائے ہیں۔ اور ان کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔

۵۔ کیا جملہ مجالس میں خدام الاحمدیہ کا ریکارڈ محفوظ ہے یا نہیں اور کیا حسابات مرکزی نمونہ کے مطابق رکھے جا رہے ہیں؟

ان کاموں کے لئے انہیں خود دورہ کرنا چاہیئے اگر خود نہ جا سکتے ہوں تو قریبی مجالس کے قائدین کے ذریعہ دورہ کرانا چاہیئے۔ تا مرکز کا خرچ کم سے کم ہو۔ ان دوروں کے اخراجات مرکز ادا کرے گا۔ مگر رضاکارانہ کام میں خرچ بہت ہی کم ہونا چاہیئے۔ دوروں کا پروگرام پہلے مرکز میں بھجوا کر نائب صدر سے منظوری حاصل کر لینی ضروری ہے۔

قائدین علاقائی کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ آیا ضلع وار نظام صحیح طور پر کام کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر نہ کر رہا ہو تو اسے توجہ دلائیں۔

امید ہے جملہ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی میری ان گذارشات کی طرف خاص اور فوری توجہ فرمائیں گے۔ اس وقت بہت ہی کم مجالس کی طرف سے رپورٹیں آ رہی ہیں۔ اور یہ امر تشویشناک ہے جس قدر جلد اصلاح ہو جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

امسال دو احمدی بچیوں سیدہ نسیمہ شفیع اور سیدہ رضیہ شفیع نے سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ سیدہ نسیمہ شفیع ایم۔ اے اسلامیات میں یونیورسٹی کی تمام طالبات میں ۵۲۴ نمبر لے کر اول آئیں۔ اور وہ بیگم افضل حسین گولڈ میڈل کی حقدار ہو گئیں۔ اور ان کی چھوٹی بہن رضیہ شفیع، ایف۔ اے کے امتحان میں اسلامیہ کالج فور ویمن لاہور کی تمام طالبات میں اول آئیں۔ انہوں نے ۴۰۹ نمبر حاصل کئے اور بورڈ کی تمام طالبات میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔ یہ دونوں محترمہ بیگم شفیع صاحبہ مدیرہ دستکاری لاہور کی بچیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے متعلق سلسلہ کے ایک صحابی بزرگ کی رائے

مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل جو سلسلہ کے قدیم صحافی ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

"محترم چوہدری مظفر الدین صاحب نے (جو میرے قدیمی مہربان ہیں) ازراہ کرم مجھے انگریزی کا ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی دیا۔ جس کی گیٹ اپ (ماشاء اللہ) طباعت کاغذ کی عمدگی خصوصاً ٹائٹل پیج کی خوبصورتی ناظر کے لئے دلکشی کا موجب ہے۔ مندرجہ مضامین کو دیکھا تو وہ بھی دلچسپ مفید علم و حکمت کا خزینہ پایا۔ اس میں ایک مضمون گداگری کے متعلق ہے عام طور سے صحافی اس کی مذمت کر کے ہی اپنے فرض سے سبکدوش ہونا سمجھتے ہیں۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے اس پر مختصر اور جامع بحث کر کے بتایا ہے کہ بعض گداگر قابل امداد ہوتے ہیں۔ بعض کو زبانی تلقین کی جانی چاہیئے اور جو قابل اعانت ہوں انہیں بھی نرمی سے انکار اور قول معروف سے نوازنا چاہیئے۔ ہر ایک صورت حال کے متعلق آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے استدلال کیا ہے۔ اس کے علاوہ نماز کی فلاسفی از افاضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مساوات نسل انسانی و اخوت پر نہایت پرمغز ایڈیٹوریل ہے۔

سوانح حضرت اقدس مسیح محمدی پر ایک مبسوط مضمون شجرہ نسب خاندانی حالات سے لے کر وصال تک ہے۔ آپ کا آخری پیغام درج ہے۔ اور اخباروں کی آراء بھی آپ کے مبنی بر فارس ہونے پر مدلل و مشرح بحث ہونی چاہیئے۔ حالات حاضرہ پر بھی کئی نوٹ ہیں اور موجودہ پیش آمدہ مسائل پر لوائے ذاتی سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب دئیے ہیں۔ الغرض نہایت مفید نفیس مجموعہ ہے۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ انگریزی دان احباب سلسلہ وہ پاکستان کے ہوں یا انڈیا کے یا بیرونجات کے ملکوں کے اور خاص مرکز ربوہ میں مقیم وہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہے انہیں مخصوص مضامین سے مدیر مشہیر کی امداد کا ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اور مسلسل پوری توجہ اس طرف دینی لازم ہے۔ آخر اکیلا آدمی کیا کچھ کر سکتا ہے۔ مضامین میں تنوع پیدا نہیں ہو سکتا خاکسار راقم مضمون ہذا ایک عرصہ تک ریویو کی ادارت کا شرف رکھتا رہا ہے۔ اور مندرجہ بالا ضرورت کی تفاصیل سے واقف ہے۔ پھر رسالہ کی توسیع اشاعت جس کی سکیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر پیش فرمائی تھی۔ اس کے متعلق ابھی تک کچھ زیادہ کام نہیں ہوا۔

خوشی کی بات ہے کہ ہمارے رفیق قدیم محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی جو اس کا تجربہ بھی رکھتے ہیں مینیجر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی تجاویز پر عملدرآمد بہتر نتائج پیدا ہونے کی امید واثق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق رفیق ہو۔

محمد ظہور الدین اکمل عفی اللہ عنہ مہجور قادیان از دار الہجرت ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بہنوئی چوہدری عبد الغنی صاحب دفتر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر لائلپور عید کے بعد سے بعارضہ یرقان اور بخار سخت بیمار ہیں۔ صحابہ کرام درویشان قادیان اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سعید الدین کریانہ مخزن گول بازار۔ ربوہ

(۲) میرا لڑکا حمید الحق کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ پھنسیاں بھی نکلی ہوئی ہیں۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد الحق مجاہد افسری گنج ملتان

(۳) میرے بھائی عبد الرشید حامد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کئی دن سے بخار سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد المنان از خوشاب

(۴) میرے والد حکیم محمد صدیق صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد صدیقی۔ از کیمبل پور

(۵) ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دار الرحمت وسطی کمونیہ سے بیمار تھے وہ آرام ہے۔ البتہ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد الرحمن دفتر بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت

مکرم مرزا احمد الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت خانیوال کا نواسہ اور میرے بھائی حکیم احمد الدین کا لڑکا ظہیر احمد عرف بابر سات روز کے بخار کے (م) بعد بروز جمعرات ۱۸ جولائی صبح سوا نو بجے وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نواب دین سیکرٹری تعلیم خانیوال

بھاشانی کنونشن میں "نیشنل عوامی پارٹی" قائم کرنیکا فیصلہ

ڈھاکہ ۲۶ جولائی۔ کل ڈھاکہ میں "ڈیمو کریٹک ورکرز کنونشن" مولانا بھاشانی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کنونشن میں کل پاکستان بنیادوں پر ایک نئی جماعت "نیشنل عوامی پارٹی" قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کے لئے پچپن ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

کنونشن شروع ہونے پر جلسہ گاہ کے باہر مولانا بھاشانی کے خلاف نعرے بلند کئے گئے مظاہرین سیاہ جھنڈیاں لہرا رہے تھے انہوں نے کنونشن میں شرکت کرنے والے چند مندوبین کو زدو کوب بھی کیا۔ زخمی ہونے والوں میں مغربی پاکستان کے میاں افتخارالدین مشرقی پاکستان اسمبلی کے دو ارکان اور گنا تنتری دل کے جنرل سکریٹری شامل تھے۔

کنونشن میں مشرقی پاکستان کے مختلف اضلاع سے تقریباً ایک ہزار مندوبین اور مغربی پاکستان کے تقریباً ۸۰ کارکنوں اور لیڈروں نے شرکت کی۔

مشرقی پنجاب کی لسانی تقسیم

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ بھارتی پنجاب کی حکومت نے صوبے کے پنجابی اور ہندی بولنے والے علاقوں کی حد بندی کا اعلان کر دیا ہے یہ حد بندی علاقائی فارمولا کے تحت کی گئی ہے جس کے ذریعے صوبائی اسمبلی کی دو علاقائی کمیٹیاں قائم کی جانی ہیں۔

حد بندی کے مطابق پنجابی بولنے والے علاقوں میں ہوشیارپور جالندھر، لدھیانہ، فیروزپور، امرتسر، گورداسپور، پٹیالہ بھٹنڈا، کپورتھلہ، برنالہ کے اضلاع اور انبالہ اور سنگرور کے ضلعوں کے کچھ حصے شامل ہیں۔ پنڈی گڑھ کو چھوڑ کر باقی تمام علاقے کو ہندی بولنے والا علاقہ قرار دیا گیا ہے۔

دریں اثنا ہندی کے حامیوں نے صوبے میں ایجی ٹیشن زیادہ زور و شور کے ساتھ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پاکستان کے لئے غیر ملکی گندم

ملتان ۲۶ جولائی، مغربی پاکستان کے ڈائریکٹر فوڈ میاں محمد شفیع نے بتایا ہے کہ مغربی پاکستان میں غذائی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے اس سال پانچ لاکھ ٹن درآمدی گندم حاصل کی جائے گی۔ یہ گندم جلد ہی پہنچنا شروع ہو جائے گی۔ میاں شفیع نے کہا کہ درآمدی گندم پہنچتے ہی بعض دوسرے علاقوں میں بھی گندم کا راشن شروع کر دیا جائے گا تاکہ گندم کے نرخوں میں اضافہ روکا جا سکے۔ آپ نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف انتہائی اقدامات کرے گی۔

میاں محمد شفیع نے کہا۔ کہ گندم کی سرکاری فراہمی کی رفتار اطمینان بخش ہے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں زیادہ گندم حاصل کی جا چکی ہے۔ اور گندم کی فراہمی کی مہم سارا سال جاری رہے گی۔

بخشی کابینہ میں شامل ہونے سے انکار

سری نگر ۲۶ جولائی، مقبوضہ کشمیر کے دو سابق وزیروں نے بخشی غلام محمد کی نئی کابینہ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے یہ دونوں وزیر بائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں۔ نئی کابینہ کل اپنے عہدہ کا حلف اٹھانے والی تھی۔ لیکن ان دو وزراء کے انکار کے باعث یہ تقریب ملتوی کرنی پڑی۔

ان دو وزراء کے نام غلام محمد صادق اور گردھاری لال ڈوگرہ بتائے جاتے ہیں مسٹر صادق کابینہ میں وزیر تعلیم اور مسٹر ڈوگرہ وزیر خزانہ تھے۔

برطانوی بمباروں نے عمان کے دو قلعے تباہ کر دیئے

بحرین ۲۶ جولائی برطانوی فضائیہ کے چار بمبار طیاروں نے کل شرجاہ کے ہوائی اڈے سے پرواز کر کے وسطی عمان میں نزوا کے زبردست قلعہ کو بموں اور راکٹوں سے اڑا دیا۔ نزوا باغی قبائل کے امام غالب بن علی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جنہوں نے برطانیہ کے حلیف سلطان مسقط کا اقتدار تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

شرجاہ نزوا سے دو سو میل شمال میں واقع ہے۔ بحرین سے برطانوی فوجوں کو بھی اسی جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ نزوا کے قلعہ کی فصیل مٹی کی بنی ہوئی ہے۔ اور پچیس فٹ بلند ہے۔ یہ قلعہ دس ہزار فٹ بلند پہاڑی جبل اخضر کے دامن میں واقع ہے۔ قلعہ کے اردگرد کی آبادی چھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ جو زیادہ تر مٹی کے جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔

برطانوی بمبار طیاروں نے کل قلعہ ازکی کو اپنا نشانہ بنایا تھا۔ ازکی، نزوا سے پچاس میل دور ہے برطانوی طیاروں نے ازکی کے قلعہ پر بارہ حملے کر کے اسے بالکل تباہ کر دیا تھا۔

برطانوی طیاروں نے کل نزوا کے قلعہ پر بھی بارہ حملے کئے اور ہر بار سات سو فٹ سے بھی کم بلندی پر پرواز کر کے قلعہ کی فصیل کو بموں اور راکٹوں سے چھلنی کر دیا۔ ان طیاروں کے پائلٹ جب دوبارہ پٹرول اور گولہ بارود لینے کے لئے شرجاہ کے اڈے پر پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ قلعہ پر امام غالب کا سفید پرچم لہرا رہا تھا۔ لیکن قلعہ کے اندر یا اس کے باہر نواحی گاؤں میں زندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص یہاں سے چلا گیا ہے۔

سلطان مسقط کا ایلچی ہلاک

دریں اثنا قاہرہ میں امام عمان کے بیورو نے بتایا ہے کہ عمان کے علاقے میں جیپ کے ایک حادثے میں سلطان مسقط کا ایک ایلچی ہلاک اور ایک برطانوی افسر شدید مجروح ہو گیا ہے۔ یہ دونوں جس جیپ پر سفر کر رہے تھے۔ وہ ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی ہے۔ بیورو کی اطلاع کے مطابق یہ حادثہ اس وقت پیش آیا۔ جب سلطان مسقط کا ایلچی امام غالب کے ساتھ جنگ بندی کی بات چیت کر کے واپس جا رہا تھا یاد رہے سلطان نے جنگ بندی کی پیشکش مسترد کر دی ہے برطانوی حکام نے زخمی انگریز افسر کو ایک ہسپتال میں پہنچا دیا ہے۔ سلطان کے ایلچی کا نام عبداللہ بن مہنا بتایا گیا ہے۔

بیورو کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ امام غالب نے سلطان مسقط کی معزولی عمان سے تمام برطانوی فوجوں کی واپسی اور تیل تلاش کرنے والی غیر ملکی ٹیموں کے اخراج کا مطالبہ کیا ہے۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لائلپور	3½	4½	5½	6½	7½	8¾	10	11½	13	13½
از لاہور برائے سرگودھا	2½	5	6½	8	8½	10½	12	13½	15	16
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	5¾	10½	15½	نوٹ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)						
از سرگودھا برائے لاہور	5¾	10½	15¼							

سیلاب کا پانی سیالکوٹ کی نواحی بستیوں میں پہنچ گیا

برساتی نالوں نے ڈیرہ غازیخان میں بھی تباہی مچادی

لاہور، ۲۸ جولائی ضلع سیالکوٹ میں نالہ ڈیک و برساتی نالوں کا سیلاب ابھی تک کم نہیں ہوا۔ اس نے نہ صرف شکرگڑھ اور نارووال کی تحصیلوں کا مزید بہت سا علاقہ زیر آب آگیا ہے۔ بلکہ سیالکوٹ شہر کی نواحی بستیوں میں بھی پانی پہنچ گیا ہے۔ ہاڑہ، پولیس لائن و کچہری کے علاقے خطرے میں ہیں۔ نالہ ڈیک کے سیلاب کے باعث ریلوے سٹیشن قلعہ سوبھاسنگھ اور گنہ کلاں کے درمیان لائن زیرآب ہے اس لئے نارووال سیالکوٹ کے درمیان ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی معطل ہو گئی ہے۔

صوبائی ہیڈکوارٹر میں موصول شدہ اطلاع کے مطابق برساتی نالوں ڈیک۔ ایک بسنتر بائی نند بدینہ میں سیلاب کا زور ابھی تک بہت زیادہ ہے اور ان کے کناروں سے پانی بر گرد و نواح علاقہ میں پھیل رہا ہے۔ تاہم ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ان برساتی نالوں میں غیر معمولی سیلاب کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بالائی علاقوں میں ابھی تک بارش ہو رہی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے بعض علاقوں میں بارش کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ تحصیل شکر گڑھ میں اب تک تقریباً ۴۲ء ۷ انچ اور تحصیل نارووال میں ۹۲ء ۲ بارش ہو چکی ہے۔ اس بارش کے باعث کا کیکی بند میں بھی شگاف پڑ گیا ہے

اور کئی جگہ پانی کی گہرائی پانچ فٹ سے زیادہ ہے۔ سیالکوٹ ظفروال روڈ اور نارووال ظفروال روڈ پر بھی ٹریفک بند ہے۔ ضلع شیخوپورہ سے ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاہم شاہدرہ کے نزدیک راوی کی سطح آج سارے دن میں صرف ایک انچ بلند ہوئی ہے۔ اس وقت یہاں سطح ۷ء ۱۲۰ فٹ ہے۔ اور ڈسچارج ۴۲۰۰ء ۷ کیوسک ہے۔ یہ پانی قردل اور گرد و نواح کے دیہات میں پہنچ گیا ہے۔ موافعات کھوکھر۔ بھبے اور جگیاں کے کھیت بھی زیر آب ہیں مگر ابھی تک محمود بوٹی بند تک پانی نہیں پہنچا

ڈیرہ غازی خان

تازہ اطلاع کے مطابق ضلع ڈیرہ غازیخان میں بھی برساتی نالوں نے تباہی مچادی ہے۔ دجال کشمیر روڈ آج صبح سے زیر آب ہونے کے باعث بند ہو گئی ہے۔ اور دجال اور راجن پور روڈ پر بھی ٹریفک سندھ کے سیلاب سے معطل ہے۔

سڑکیں

محکمہ انہار کے ایس۔ ڈی۔ او کی اطلاع کے مطابق برساتی نالوں کے سیلاب نے ضلع کی کئی سڑکوں پر ٹریفک معطل کر دی ہے۔ پسرور نارووال روڈ کے بعض حصوں پر پانچ فٹ پانی بھر رہا ہے۔ وزیر آباد سیالکوٹ کشمیر روڈ بھی ۲۳-۲۴-۲۵ میل پر زیرآب ہے۔ اور یہاں پانی میں ہر لحظہ اضافہ ہو رہا ہے۔ نالہ بسنتر کے پانی سے جسبر شکرگڑھ روڈ بھی ٹوٹ گئی ہے۔

مولانا بھاشانی کے پبلک جلسہ میں زبردست ہنگامہ

بارہ ۱۲ اشخاص مجروح ہو گئے

ڈھاکہ ۲۷ جولائی۔ مولانا بھاشانی کی نئی جماعت "نیشنل عوامی پارٹی" کے پبلک جلسہ میں کل زبردست ہنگامہ برپا ہوا۔ مظاہرین اور مولانا بھاشانی کے حامیوں میں متعدد جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں بارہ ۱۲ اشخاص مجروح ہو گئے۔ حکام نے شہر میں قیام امن کی خاطر چودہ روز کے لئے دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسوں اور جلوسوں وغیرہ پر پابندی لگادی ہے ہنگامہ فرو کرنے کے لئے پولیس کو ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں لاٹھی چارج کے علاوہ اشک آور گیس بھی چھوڑنا پڑی۔ پولیس نے نقص امن کے الزام میں بارہ اشخاص گرفتار کر لئے ہیں

مکان گرنے سے چالیس براتی ہلاک

قاہرہ ۲۷ جولائی۔ کل قاہرہ میں ایک مکان گرنے سے چالیس اشخاص ہلاک ہو گئے اس مکان میں ایک شادی کی تقریب جاری تھی۔ ہلاک ہونے والوں میں نوجوان دلہن بھی شامل ہے شادی کی اس دعوت میں شریک ۵۵ اشخاص مجروح ہوئے۔ بدنصیب دولہا بھی زخمی ہو گیا۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ مکان گرنے کا حادثہ اس وقت پیش آیا جب براتی رقص و سرود میں مصروف تھے۔

نئی دہلی ۲۷ جولائی بھارتی حکومت نے کل شام دو نئے قرضوں کے اجرا کا اعلان کیا ہے۔ ان قرضوں کے ذریعہ حکومت ایک ارب روپیہ جمع کرنا چاہتی ہے۔

ولادت

مورخہ ۲۵ جولائی کی رات کو عبد المجید صاحب نیاز کو اللہ تعالےٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مکرم منشی سبحان علی صاحب کاتب الفضل کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے

آمین

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

عام انتخابات کے التواء کی مخالفت

کراچی ۲۷ جولائی۔ صنعت و تجارت کے مرکزی وزیر مملکت مسٹر نور الرحمٰن نے عام انتخابات کو مارچ کے بعد ملتوی کرنے کی "شدید مخالفت" کی ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کی اس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ عام انتخابات جولائی ۱۹۵۸ء سے پہلے نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے یہ بیان دیا ہے۔

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ منظور النساء بیگم صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر لعل محمد صاحب بہاولپور کافی عرصہ سے سخت علیل ہیں آجکل انہیں سرطان کی بھی شکایت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

شیخ منصور احمد۔ کراچی